سوال

(121)لیس منا"کا مفہوم"

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں آیا ہے جو دھوکہ دے ''لیس منا'' جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا اس کے بارے میں آیا ''لیس منا'' اس کا کیا مفہوم آیا وہ امت محمدیہ ﷺ سے خارج ہو کر کافر ہو گیا یا اور کوئی مفہوم ہے ۔ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دھوکہ وفراڈ کرنے والے چھوٹوں پر رحم نہ کرنے والے ، بڑوں کی عزت وتوقیر نہ کرنے والوں کے متعلق وعیدیں وارد ہوئی ہیں لیکن احادیث مبارکہ میں یہ الفاظ لیس منی یعنی وہ میری امت میں سے ''لیس منا'' کے الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی ہمارے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ

حالانکہ خود قرآن مجید فرماتا ہے کہ مشرک کے علاوہ باقی کبیرہ گناہ جسے اللہ تعالی چاہے ابتداہی میں معاف کردے یا بالآخر معاف کردے ۔ لہذا اگر ان کاموں کا مرتکب امت سے خارج ہے اور کافر ہو چکا ہے تو اس کی مغفرت ہرگز نہ ہوگی اور یہ بات نص قرآنی اور کتنی ہی صحیح احادیث کے خلاف ہے ۔

لہذا اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ یہ اس طرح ہے جس طرح کسی نالائق بچے کو اس کا والد یہ کہتا ہے کہ تو میرا بیٹا ہی نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تو میرا حلالی بیٹا ہی نہیں اور میری اولاد سے خارج ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تو میرا لائق اور نیک وصالح بیٹا نہیں ہر زبان میں کلام مبالغہ اور زور پیدا کرنے

ں طرح کی عبارات ہر زبان میں کلام میں مبالغہ اور اہمیت ظاہر کرنے کے لیے موجود ہیں جو مجاز یا استعارہ یا تشبیہ بلیغ وغیرہ میں پیش کی جاتی ہیں اور اہل لسان کہنے والے جسے کہا گیا ہے اور کس حالت میں کہا گیا ہے ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر پھر اس کا صحیح مطلب اخذ کرتے ہیں ۔

حسد کرنے والے کے متعلق صحیح حدیث میں اس طرح ہے کہ :

نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے ۔''

اقی سائل کے نقل کردہ الفاظ مجھے یاد نہیں ، مخلوق کو تکلیف دینے والے کے متعلق صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر لوگ محفوظ ہوں اور فرمایا وہ شخص کامل مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ و مامون نہیں ۔

باقی آگے سائل نے نماز وغیرہ کے متعلق لکھا ہے اس لیے عرض ہے کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کرے گا ۔ لہذا ان کاموں کے مرتکب کی نماز (اگر اس نے صحیح طریقے پر پڑھی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرض سمجھ کر اس کی رضا کے حصول کے لیے ادا کی ہے تو وہ نماز) اورد

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدیہ

ص468

محدث فتویٰ